سوال

(16) وراثت سے بعض اولاد کو محروم کر دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال اول

ایک شخص نے اپنی مرض الموت میں اپنی ایک وثیقہ ہبہ بالعوض اپنی بعض اولاد کے نام سے لکھا اور بعض کو بالکل محروم رکھا پس یہ ہبہ بالعوض بنام بعض اولاد کے صحیح ہوا یا نہیں ؟

سوال دوم :

اگر کسی شخص نے حالت مرض الموت میں بعض اولاد کو اپنے یا کسی غیر کو ہبہ بالعوض کیا یہ ہبہ اس واہب کے کل مال میں جاری ہوگا یا واہب کے ثلث مال میں ؟ واہب نے اپنے کل مال کو بعض ورثا کو اپنے ہبہ کر دیا اوور بعض کو بالکل محروم کیا ہے ۔

سوال سوم : (ان تینوں سوال وجواب کے لیے دیکھیے : مجموعہ فتاوی (قلمی) زیر رقم ؍269 خدا بخش لائبریری پٹنہ' ورق 4/ب۔12/ب)

ہبہ بالعوض میں قرآن شریف کا ہبہ کرنا صحیح ہوگا یا نہیں ؟ جواب تینوں سوالوں کا کتب فقہ حنفیہ سے بقید مطبع وصفحہ کتاب کے دیا جاوے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اول : یہ ہبہ اگر باجازت باقی ورثاء کے ہوا ہے تو صحیح ہوا اور نہ صحیح نہیں ہوا۔ اس لیے کہ ہبہ بالعوض ایک فرد ہبہ ہے جو مرض الموت میں واقع ہے ۔ اور ہبہ جو مرض الموت میں واقع ہوا ہے ، اور ہبہ جو مرض الموت میں واقع ہو حکماً وصیت ہے پس ہبہ مذکور حکماً وصیت ہے ۔ اور وصیت وارث کے لیے بلا اجازت ورثاء صحیح نہیں ہے اور۔ اولاد وارث ہے پس ہبہ مذکور بغیر اجازت باقی اولاد (اور اگر واہب کا کوئی اور بھی وارث ہو تو بغیر اجازت وارث مذکور صحیح نہیں ہے

(فتاوی قاضی خاں مطبوعہ کلکتہ جلد 4 صفحہ 5۔6) لایحور الوصیۃ للوارث عندنا الان یجیزھا الورثۃ،

ایضا صفحہ 516) لووہب شیئا لوارثہ فی مرضہ اواوصی لہ بشیٔ اوامر بتنفیذہ قال الشیخ الامام ابوبکر محمد بن الفضل : کلاھما باطلان نان اجاز بقیۃ الورثہ مافعل وقالوا اجزنا ماامر بہ المیت ینصرف الاجازۃ الی الوصیۃ لانھا ماموۃ الی الھبۃ ولوقال الورثۃ : اجزنا مافعلہ المیت صحت الاجازۃ فی الھبۃ والوصیۃ جمیعا

(فتاوي عالمگیر مطبوعہ کلکتہ جلد 6 صفحہ 168) : اذااقر مریض لامراۃ بدین اواوصی لہا بوصیۃ اووہب لہا ہبۃ ثم تزوجہا ثم مات جازالاقرار عندناوبطلت والہبۃ

(الدر مختار بر حاشیہ طحطاوی مطبوعہ مصر جلد 4 صفحہ نمبر 219) : و تبطل ہبۃ المریض ووصیۃ لمن نکحہا بعدہما اي بعد الہبۃ والوصیۃ لما تقرر انہ یعتبر لجواز الوصیۃ کون الموصی لہا وارثا او غیر وارث وقت الموت لاوقت الوصیۃ (طحطاوي مطبوعہ مصر جلد نمبر صفحہ ۲۱۹) : وقلہ " و تبطل ہبۃ المریض ووصیۃ الخ____ اماالوصیۃ فلانہا ایجاب مضاف الی بعد الموت وہی وارثتہ حینئذوالوصیۃ للوارث باطلۃ بغیر اجازۃ واما الہبۃ وان کانت منجزۃ صورۃ فہی کالمضافۃ الی بعد الموت حکماً لانہا وقعت موقع الوصایا لانہا تبرع یتقرر حکمہ عند الموت ' واللہ تعالی اعلم

جواب سوال دوم

اگر واہب نے یہ ہبہ اپنے بعض اولاد یا کسی دیگر وارث کو کیا ہے تو ہبہ مذکورہ بغیر اجازت بقیہ ورثہ باطل وناجائز ہے ۔ نہ یہ ہبہ واہب کے کل مال میں جاری ہوگا ورنہ ثلث مال میں جیساکہ جواب سوال اول سے واضح ہوا ۔ اوراگر واہب نے یہ ہبہ کسی غیر وارث کو کیا ہے تو درصورت عدم اجازت ورثہ کے اس ہبہ کو یہ ہبہ واہب کے صرف ثلث مال میں جاری ہوگانہ کل مال میں ۔ اس لیے کہ ہبہ مذکور حکما وصیت ہے ۔ جیساکہ جواب سوال اول میں مذکور ہوا ۔ اوروصیت بلااجازت ورثاء صرف ثلث مال میں جاری ہوتی ہے نہ کل مال میں ورنہ زائد ازثلث ہیں ۔

(فتاوی عالمگیری مطبوعہ کلکتہ جلد 6 صفحہ نمبر 139) : تصیح الوصیۃ لااجنبی من غیر اجازۃ الورثۃ کذافی التبین۔ولایجوزبما زاد علی الثلث الاان یجیزہ الورث بعد وہم کبار الخ کذافی لاہدایۃ

(الدارامختار بر حاشیہ طحطاوي مطبوعہ مصر جلد ٤ صفحہ ٣١٥) ویجوز بالثلث للاجنبی عند عدم المانع وان لم یجوزالوارث ذلک لاالزیادۃ علیہ الاان یجیز ورثتہ بعد موتہ۔واللہ تعالی اعلم

جواب سوال سوم : ہبہ بالغوض میں بالخصوص قرآن مجید کو عوض میں دینا توکتب فقہ حنفیہ میں میری نظر سے نہیں گزرا ہے ۔ لیکن کتب فقہ حنفیہ میں یہ امر مصرح ہے کہ ہبہ بالعوض میں عوض شئی یسیر بھی کافی ہے ۔ اور شئی یسیر میں قرآن مجید بھی داخل ہے ۔

(فتاوی قاضی خان مطبوعہ کلکتہ جلد 4 صفحہ 182) : یصح التعویض بشئ یسیر او کثیر

(فتاوی عالمگیر مطبوعہ کلکتہ جلد 4 صفحہ 551) : ولوعوض عن جمیع الہبۃ قلیلا کان احوض او کثیرا فانہ یمنع الرجوع۔واللہ تعالیٰ اعلم۔کتبہ (قلمی نسخہ فتاوی میں اس کے بعد کسی کا نام حریر نہیں ۔ مگرچونکہ یہ تمام جوابات مولانا شمس الحق عظیم آبادی کے خط لکھے ہوئے ہیں اس لیے کوئی شک نہیں کہ مجیب وہی ہیں ۔)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص141

محدث فتویٰ